تعلیم الایمان

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ. (الزمر:٦٧)

اوران لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں پہچانی جیسا کہ اس کی قدر پہچاننے کا حق تھا۔

صفاتِ الٰہی

البرُّ ۔ المنّان

میں غور وفکر کا طریقہ

مؤلف

عبداللہ صدیقی

(ریسرچ اسکالر آف ایمانیات)

زیر سرپرستی

مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری

مفتی محمد شعیب مظاہری

ناشر

عظیم بک ڈپو، دیوبند، یوپی، انڈیا

حق طباعت غیر محفوظ

(بغیر کسی تبدیلی کے چھپوانے کی عام اجازت ہے)

نام کتاب:۔ **صفاتِ الٰہی البرُّ ۔ المنّان میں غور وفکر کا طریقہ**

مرتب:۔ **عبداللہ صدیقی**

زیر سرپرستی:۔ **مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری 9849085328**
(مفسر قرآن ومصنف: ''آسان ترجمہ وتفسیر قرآن'')

مفتی محمد شعیب مظاہری 9640213661
(خطیب مسجد وزیر النساء، احمد نگر)

سنہ طباعت:۔ **۲۰۲۲ء مطابق ۱۴۴۳ھ**

تعداد اشاعت:۔ **300**

کمپیوٹر کتابت:۔ **محمد کلیم الدین سلمان قاسمی۔9963770669**

ناشر:۔ **عظیم بکڈپو، دیوبند، یوپی، انڈیا۔9997177817**

اس کتاب کے علاوہ دوسرے اسماءِ الٰہی میں غور وفکر کے لئے ہماری کتاب تعلیم الایمان کے تمام حصے پڑھئے اور ایمان بالکتب، ایمان بالرسالۃ، ایمان بالآخرۃ، ایمان بالقدر (تقدیر) پر شعوری اور عقلی اعتبار سے ایمان پیدا کرنے کیلئے ''ایمانِ مفصل کو سمجھانے کا طریقہ'' پڑھئے، اس کے علاوہ اولاد کو مسلمان بنانے اور لڑکیوں کو شادی سے پہلے باشعور بنانے والی دونوں کتابیں ضرور پڑھئے اور اپنے خاندان میں تحفہ دے کر دعوتِ دین کا حق ادا کیجئے۔
عظیم بکڈپو دیوبند یوپی سے نصف قیمت پر کتابیں حاصل کر سکتے ہیں۔

مدارسِ اسلامیہ کو ان کی خواہش پر ایک نسخہ تحفۃً دیا جائے گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ تعالیٰ کی صفت: اَلْبَرُّ میں غور و فکر

إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ o (الطور:۲۸)

ترجمہ: ہم تو اس سے پہلے اسی ایک کو دعا میں پکارتے تھے یقیناً
وہی بڑا احسان کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلْبَرُّ کے معنیٰ ہیں: محسن، احسان کرنے والا۔ خیر و بھلائی کرنے والا۔

ایک ایسی صفت ہے جو تمام مخلوقات پر اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور اندرونی نعمتوں کا اظہار کرتی ہے، کوئی بھی مخلوق اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نعمتوں سے خالی نہیں ہے، انسان اور جنات دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات کے محتاج ہیں، تب ہی وہ دنیا سے کامیاب گذر کر آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کی سکون و راحت والی اللہ کی رضا والی زندگی گذار سکتے ہیں، بندہ اللہ تعالیٰ کے احسان و فضل اور مہربانی ہی سے جنت میں جا سکتا ہے، اعمال کی بنیاد پر جنت کے درجات ملیں گے، اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوقات کے ساتھ احسان اور بھلائی کرتا ہے، بھلائی اور احسان ہی کی خاطر اس نے اپنے غضب پر رحمت کو غالب کر دیا۔

دنیا کے اعتبار سے وہ ایمان والے اور غیر ایمان والے دونوں بندوں پر احسانات کی بارش برساتا رہتا ہے تا کہ انسان اس کے احسانات اور بھلائیوں کو جان کر اس کے شکر گذار بندے بن جائیں اور مضبوط ایمان لائیں، آخرت میں وہ اپنے احسانات صرف ایمان والے بندوں ہی پر کرے گا، دنیا کے اعتبار سے دونوں بندوں پر اس کے احسانات برابر برابر ہیں، غیر مسلموں کو ایمان والوں کے مقابلے دنیا کو جنت بنا کر سنبھلنے کا موقع دیتا ہے، ایمان والوں کو دنیا میں آزمائش کے طور پر مصیبت، تکلیف، نقصان ناکامی اور موت کے ذریعہ آخرت میں درجات بلند کر کے احسان کرے گا، یا پھر ان حالات سے دنیا ہی میں ان کے گناہ معاف کرنے کا طریقہ رکھا، دنیا کی اس زندگی میں نیک بندے جو تقویٰ و پرہیز گاری

اختیار کرتے ہیں اور اس کو دن رات یاد کرتے ہیں، تو ان کے دلوں کو سکون عطا فرماتا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُم بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ، تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o** (الرعد:۲۸) چاہے وہ غربت ومفلسی ہی میں کیوں نہ ہوں اللہ کی یاد کے ذریعہ انہیں سکون وچین حاصل ہوتا ہے، اور غیر ایمان والے چاہے کتنی ہی نعمتوں اور سامانِ عیش وعشرت کے ساتھ ہوں اس کے باوجود ان کو چین وسکون حاصل نہیں ہوتا۔

صفت اَلْبَرُّ کے ذریعہ مخلوقات میں انسان بنانا اللہ کا احسان

انسان کو دنیا کی اس زندگی میں یہ سوچنا اور سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں اس کو منتخب کر کے انسان بنایا، اور تمام مخلوقات میں اشرف المخلوقات کا مقام عطا فرمایا، اگر اُسے خنزیر، کتا، بلی، درخت، پودا، یا مٹی، کنکر، پتھر بنا دیتا تو وہ بس دنیا ہی میں پیدا ہوتا اور مرجاتا، لیکن اللہ نے اس پر یہ احسان کیا کہ وہ انسان بن کر مرنے کے بعد کامیاب ہونے پر جنت کا وارث بن سکتا ہے، بلند درجات پا سکتا ہے، یہ مقام دوسری مخلوقات کو نہیں ملے گا اور نہ فرشتوں کو یہ درجہ حاصل ہوسکتا ہے۔

پھر اللہ نے تمام مخلوقات کے مقابلے انسان پر یہ احسان کیا کہ اس کو تمام مخلوقات سے زیادہ عقل وفہم دیا، علم دیا، ضمیر دیا، شر وخیر کا احساس دیا، نفس دیا؛ تا کہ وہ نفس کا مقابلہ کر کے اللہ تعالیٰ کی عبدیت و بندگی کرے، کائنات کی مختلف چیزوں کو اپنے تصرف اور استعمال میں لانے کی قدرت دی، اس کی صحیح رہنمائی و ہدایت کے لئے وحی کے ذریعہ کتاب الٰہی نازل کی، کتاب کی تعلیم اور انسان کی تربیت کے لئے پیغمبروں کو بھیجا، آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا اور ان پر آخری کتاب قرآن مجید نازل کی، پھر ماننے اور نہ ماننے کی آزادی واختیار دیا کہ انسان اپنی مرضی و چاہت سے نفس کا مقابلہ کر کے اپنے آپ کو اللہ کا بندہ بنائے اور اللہ کی محبت اور بندگی میں اپنی مرضی سے چلے، یہ آزادی کسی دوسری مخلوق کو حاصل نہیں، اس لئے انسان اللہ تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم سے مکمل فائدہ اٹھائے اور احسان مانے۔

خاندان اور رشتہ داری‘ اللہ تعالیٰ کا بندے پر احسان

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنی بھی مخلوقات پیدا کیں ان میں سوائے انسان اور جنات کے کسی میں بھی خاندان اور رشتہ داریاں قائم کرنے کا طریقہ نہیں رکھا، یہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے رشتہ داریاں قائم کر کے ایک دوسرے سے محبت، ہمدردی، مدد، حسن سلوک اور ایثار وقربانی کا جذبہ پیدا کر دیا، دوسری مخلوقات ان احسانات سے محروم ہیں، جانوروں میں اگر پرندے جوڑوں کی شکل میں ہوتے ہیں تو نہ نر‘مادہ کی مدد کرسکتا ہے، نہ مادہ‘ نر کی مدد کرسکتی ہے، صرف سیکس پورا کرنے اور انڈے سینکنے اور بچوں کے جوان ہونے تک ماں باپ بچوں کی فکر کرتے ہیں اور بچے جیسے جیسے جوان ہوتے جاتے ہیں ان میں سے بچوں کی محبت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

جوان ہونے کے بعد وہ اپنے بچوں کو بھول جاتے ہیں، نہ نر‘مادہ کے بوڑھی ہونے‘ بیمار ہونے‘ کمزور ہونے پر، نہ مادہ‘ نر کی کمزور حالت پر کوئی ایک دوسرے کی مدد کرسکتے ہیں، نہ خدمت کرسکتے ہیں، نہ ان کو اپنے بچوں کے بچھڑنے، مرنے یا ماں باپ کی خدمت کا جذبہ ہوتا ہے، وہ صرف اپنا اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں، مگر اللہ نے انسانوں اور جنوں میں میاں بیوی کا رشتہ نکاح کے ذریعہ قائم کر کے اولاد‘ ساس سسر، دادا دادی، نانا نانی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی، چاچا، ماموں، خالہ، پھوپی وغیرہ جیسے رشتے پیدا کرتا ہے اور مصیبت و پریشانی، موت و حیات، بیماری وصحت، امیری وغریبی، چاہت وتڑپ، ایثار وقربانی، خدمت وحسن سلوک‘ جیسے اخلاق حسنہ واخلاق کریمہ اختیار کرنے کے قابل بنادیا اور خود غرض زندگی گذارنے سے محفوظ کر دیا، انسان چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم اگر وہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھ لے تو وہ اللہ کا شکر گذار بندہ بننے کے لئے دل سے ایمان قبول کرلے گا اور اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بن کر اللہ ہی کی عبدیت وبندگی کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مخلوقات میں سب سے زیادہ علم انسان کو دے کر احسان کیا

دنیا میں انسان بھی ہیں، جنات بھی ہیں، جانور بھی ہیں اور نباتات بھی ہیں، یہاں

تک کہ آسمانوں میں فرشتے بھی ہیں، لیکن انسان کے علاوہ کسی مخلوق کو اللہ نے دنیا کی دوسری مخلوقات کی زندگی کا علم نہیں دیا، ان کو صرف اپنی اپنی ہی زندگی کے بارے میں یا چند شعبوں اور چیزوں کا علم عطا کرتا ہے، اور فرشتے جو جس کام پر مقرر ہیں وہ اس کام کا اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا اللہ نے انہیں عطا کیا، اگر کوئی فرشتہ بارش کا ذمہ دار ہے تو بارش کی حد تک ہی علم رکھتا ہے، اُسے پہاڑوں، جانوروں اور نباتات وغیرہ کا علم نہیں ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے انسان پر احسان کیا کہ اس کو دنیا میں زندگی گذارنے اور دنیا کی چیزیں استعمال کرنے کے لئے مختلف مخلوقات کا علم عطا کیا، جس کی وجہ سے انسان سائنس وٹکنالوجی کے ذریعہ ریسرچ کرکے کئی مخلوقات کا علم حاصل کر رہا ہے اور اپنی زندگی گذارنے میں آسانی حاصل کر رہا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح مادّی اور دنیوی علم حاصل کرنے کے ذرائع مہیا کئے ہیں ویسے ہی اپنی روحانیت کو زندہ رکھنے اور اس کی ترقی، اور روحانی اخلاق وآداب اور روحانی زندگی کے اصول جاننے کے لئے آسمان سے وحی نازل کرکے ہدایت ورہنمائی کا انتظام کیا، اگر وہ وحی سے فائدہ نہیں اٹھائے گا تو صرف جانوروں کی طرح اپنے جسم کو پرورش کرکے جسم کو توانا، مضبوط اور صحت مند بنائے گا اور روحانی اعتبار سے بیمار اور کمزور رہ کر شیطانی اخلاق کے ساتھ زندگی گذارے گا اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے دور رہے گا۔

اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ماننا اور سمجھنا چاہئے کہ اللہ نے اس کے لئے دو طرح کا علم دنیا میں رکھا ہے جس سے وہ اپنے جسم اور روح کی تربیت کرسکتا ہے، اگر وہ اللہ کے اس احسان کو سمجھے گا تو پھر ایمان والا بن کر اللہ کی عبدیت وبندگی میں رہ کر روح کو زندہ، تندرست اور طاقتور وسلامت رکھے گا۔

اللہ نے لوہے کو انسان کے لئے نرم کرکے اس پر بڑا احسان کیا

اللہ تعالیٰ نے صفت ربوبیت کے لحاظ سے دنیا میں بہت ساری دھاتیں پیدا کیں تاکہ مخلوقات ان سے فائدہ اٹھا کر اپنی ضرورتیں پوری کریں، تمام دھاتوں میں لوہا بہت زیادہ سخت اور ٹھوس ہوتا ہے اور بہت مضبوط ہوتا ہے، لیکن پانی اور آگ جیسی لطیف چیزوں

سے گل جاتا ہے یا پانی بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے لوہے کو نرم بنانے کی صلاحیت انسان کو دی جس کی وجہ سے انسان لوہے کو گرم کر کے نرم بناتا ہے اور اس سے مختلف ضرورت کی چیزیں بنالیتا ہے، اسی طرح اسی لوہے کے سہارے بڑی بڑی عمارتیں ومحلات، بڑے بڑے پُل، بریج اور ڈیم بناتا ہے۔

اللہ نے تمام جانداروں کی غذاؤں میں لوہے کو ٹھوس حالت میں نہیں بلکہ مائع کی شکل میں غذاؤں، دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے ساتھ کھلاتا ہے، تاکہ جاندار طاقتور رہیں اور آئیرن کی کمی محسوس نہ کریں، بیماریوں کا شکار نہ ہوجائیں۔

لوہا انسان کی زندگی میں اتنا زیادہ استعمال ہوتا ہے کہ انسان نے باقاعدہ اس کی صنعت بنادی، اگر انسان اللہ کے اس احسان کو یاد رکھے تو وہ جان جائے گا کہ اس کی زندگی میں اللہ کے بے انتہا احسانات اور اس جیسی صفات والا کوئی دوسرا نہیں، وہ ایمان قبول کر کے اس کا شکر گذار بندہ بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو لباس عطا کر کے عظیم احسان کیا

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں انسانوں کو لباس استعمال کرنے کا موقع دیا، لباس کے ذریعہ انسان اپنے جسم کے قابل شرم حصوں کو چھپا سکتا ہے اور موسمی اثرات سے محفوظ رہ سکتا ہے، اور زینت اختیار کرسکتا ہے، سب سے اہم چیز لباس ہی کے ذریعہ شرم وحیاء کا ماحول پیدا ہوتا ہے، ورنہ لباس نہ ہوتا تو سب ایک دوسرے کے سامنے بے شرم وبے حیاء بنے رہتے، ماں باپ، بیٹا بیٹی، بھائی بہن، سب ایک دوسرے کے سامنے بے شرم ہوجاتے، اور پورا معاشرہ جسم کے قابلِ شرم حصے نظر آنے سے زنا کی طرف مائل ہوجاتا، اور انسانی معاشرے اور جانوروں کے معاشرے میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، لباس ہی کی وجہ سے انسان اعلیٰ تمدن اور اعلیٰ تہذیب والے نظر آتے ہیں، لباس نہ ہوتا تو انسان نہ مسجد جاسکتے، نہ دفتر جاسکتے، نہ دُکان وتجارت کے لئے جاسکتے، نہ تعلیم گاہوں کو جاسکتے تھے، نہ وعظ ونصیحت کی محفلیں سجاسکتے تھے، انسانوں اور پاگلوں میں کوئی فرق باقی نہ رہتا۔

لباس نہ ہوتا تو مرد اور عورت میں پردہ بھی نہ کیا جا سکتا تھا، پھر اللہ نے انسانوں کے لئے مردوں کا لباس الگ اور عورتوں کا لباس الگ رکھا، جس سے مرد میں مردانگی اور عورت میں نسوانی فطرت ومزاج اور حسنِ صورت ونزاکت باقی رہتی ہے۔

دنیا میں جتنی مخلوقات ہیں اللہ نے ان کو بننے، سنورنے اور سنگھار کرنے کا مزاج نہیں رکھا، انسانوں میں خاص طور پر شوہروں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور کشش برقرار رکھنے کے لئے عورت کے مزاج وطبیعت میں بناؤ سنگھار کرنے اور بننے وسنورنے کی فطرت رکھی، اور عورتوں کو اپنے شوہروں کے لئے سجنے سنورنے کی تاکید بھی کی، مہندی خاص طور پر عورتوں کے لئے پیدا کیا اور سونا چاندی کے زیور بنانے اور رنگین رنگین چوڑیاں ہاتھوں میں اور پیروں، کانوں تک میں زیور استعمال کرنے کا مزاج بنایا، عورتوں کو مختلف رنگ کے کپڑے پہننے اور اپنے شوہروں کی آنکھوں میں بسے رہنے کے لئے یہ سب طریقے بندوں کے لئے جاری کئے تاکہ انسان دنیا میں جنتی زندگی کا ہلکا سا مزہ اور لطف اٹھا سکے۔

یہ طریقہ اور آزادی مسلم وغیر مسلم دونوں کو عطا فرمائی، اگر انسان اللہ تعالیٰ کے ان احسانات کو یاد رکھے تو وہ شکر گذار بندہ بن سکتا ہے، جانوروں میں کوئی بھی مادہ اپنے نر کے لئے یہ سب نہیں کر سکتی اور نہ اپنی شرم گاہوں کو چھپا سکتی ہے، اس لئے ان کے پاس پردہ کی ضرورت بھی نہیں۔

مختلف غذاؤں کے استعمال کی آزادی' انسان پر اللہ کا احسانِ عظیم

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں انسان کو اشرف المخلوقات کا مقام ومرتبہ دے کر اس کی خاطر تواضع بھی دوسری مخلوقات کے مقابلے بہت ہی اعلیٰ لذتوں سے بھرپور رکھا، دوسری جاندار اگر گھاس کھاتی ہیں تو زندگی بھر گھاس ہی ان کی غذا ہے، اگر گوشت کھاتی ہیں تو گوشت ہی ان کی غذا ہے، وہ زندگی بھر گوشت ہی کھائیں گی، اگر پھل کھاتی ہیں تو صرف پھل ہی کھائیں گی، دانہ کھانے والے یا خون پینے والے یا لکڑی کھانے والے یا مٹی کھانے والے، جیسے کچھوا مٹی کھاتا ہے، پھولوں کا رس چوسنے والے، گندگی کھانے والے خنزیر، کتا وغیرہ' وہ

بس زندگی بھر اپنی غذا میں وہی چیزیں کھائیں گے جو اللہ نے ان کی غذا بنائی۔

لیکن انسان پر اللہ کا یہ احسان ہے کہ انسان پان کے نام پر پتے بھی کھاتا ہے، پھل کے نام پر پھل پھلاری بھی کھاتا ہے، گوشت بھی کھاتا ہے، کچا دانہ بھی کھاتا ہے، پکا ہوا دانہ بھی کھاتا ہے، کچی ترکاری اور پکی ہوئی ترکاری بھی کھاتا ہے، درختوں کا رس پھلوں کے ذریعہ سے پیتا ہے، خون کے نام پر جانوروں کا دودھ بھی پیتا ہے، مٹی کے نام پر چونا اور کتھا کھاتا ہے، پتے اور گھاس کے نام پر کچی ترکاریاں کھاتا ہے، پیاز، شکر اور نمک بہت کچھ کھاتا ہے، پھر اللہ نے اس کے مزوں اور طاقت کے لئے مختلف غذاؤں اور گوشت کے الگ الگ مزے رکھے، غذاؤں کو الگ الگ طریقوں سے بنا کر کھانے کی توفیق بھی دی تاکہ ایک ہی طرح کی غذا کھاتے کھاتے بیزار نہ ہو جائے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں، اس کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں جو اس کے ساتھ ایسا احسان کرے، اگر انسان اپنی غذاؤں پر نظر رکھے گا تو شکر گذار بندہ بننے کے لئے اس پر ایمان لاکر اس کی ہی عبدیت وبندگی کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف سواریاں عطا کرکے انسان پر بڑا احسان کیا

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مختلف مخلوقات کو پیدا کیا اور کسی کو دوسری مخلوق پر سواری کرکے دوڑنے، بھاگنے یا اُڑنے کی آزادی نہیں دی، ہر مخلوق اپنے اپنے پروں اور پیروں سے اُڑتی دوڑتی اور بھاگتی ہے، انسان ہی وہ واحد مخلوق ہے جس کو دوسری مخلوقات پر سواری کرکے میلوں کا سفر کرنے کی آزادی دی ہے، چنانچہ اللہ نے انسانوں پر یہ احسان کیا ہے کہ ان کو ہر زمانے کی ضرورت کے لحاظ سے سواریاں بنانے کی توفیق اپنی صفت خالق سے ہدایت دے کر عطا کرتا ہے اور انسان اب ترقی کرکے زمین، ہوا اور پانی میں سفر کی الگ الگ سواریاں بنا کر استعمال کر رہا ہے، اور دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں چند گھنٹوں میں چلا جاتا ہے، اللہ نے انسانوں ہی کی سہولت کے لئے پٹرول جیسی لطیف نعمت دنیا میں رکھی، اگر یہ نہ ہو تو انسان پوری دنیا میں اپنی سواریاں نہیں دوڑا سکتا تھا، اُسے بیل بنڈی، گھوڑا گاڑی یا ہاتھی، اونٹ، گھوڑے یا گدھے پر سفر کرنا پڑتا، اگر انسان اللہ کے اس

احسان پر نظر رکھے گا تو شکر گذار بندہ بننے کے لئے ایمان لائے گا اور اسی کی عبدیت و بندگی کرے گا، سواریوں سے اس کو بے انتہا آسانی اور فائدہ ہوگیا۔

کاغذ بنانے کی صلاحیت عطا کرنا اللہ کا بڑا احسان ہے

پچھلے زمانوں میں انسان اپنے لکھنے پڑھنے کی ضرورت' لکڑی، چمڑے یا ہڈی سے پوری کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی تخلیق سے کاغذ بنانے کی صلاحیت دی جس کی وجہ سے وہ لکھنے پڑھنے کا پورا کام کاغذ سے کر رہا ہے، اس کے اسکول، کالج، دفاتر، کمپنی اور ادارے کاغذ کے بغیر نہیں چل سکتے، سارے علوم کی کتابیں، قانون کی کتابیں، طب کی کتابیں سب کچھ کاغذ کی مدد سے تیار کی جاتی ہیں، انسان نے باقاعدہ کاغذ کی ایک صنعت وانڈسٹری قائم کی، اللہ تعالیٰ انسان کی ایک ایک ضرورت کو اپنی نعمتوں سے پوری کرکے احسان کر رہا ہے، پرنٹ میڈیا اس کی زندگی کا حصہ بن گیا ہے، مگر پھر بھی انسان اللہ کے احسانات پر غور نہیں کرتا اور ناشکرا بن کر بغاوت کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زمین پر پہاڑوں کو قائم کرکے بہت بڑا احسان کیا

اللہ تعالیٰ نے زمین کو حرکت کرنے سے روکنے کے لئے زمین کے مختلف علاقوں میں پہاڑوں کو قائم کیا یعنی کیلوں کی طرح ٹھونک دیا، تاکہ زمین ہلے جُلے نہیں، اگر پہاڑ نہ ہوتے تو جس طرح پانی کا جہاز سمندر میں لہروں سے ہلنے جلنے لگتا ہے، اونچ نیچ کے ساتھ چلتا دوڑتا تھا، اور کنارے پر آکر رکنے کے باوجود بھی ہلتا جلتا ہے اوپر نیچے ہوتا ہے اسی طرح زمین بھی حرکت کرتی رہتی، جو لوگ سمندری سفر کر چکے ہیں ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جہاز پانی میں کیسے ہلتے جلتے چلتا ہے، لہروں پر کیسے تیرتا رہتا ہے، اگر زمین پر پہاڑ نہ ہوتے تو انسان نہ گھر صحیح انداز میں بنا سکتا، نہ گھر زمین پر ٹھہر سکتا تھا، نہ زمین پر چلنے والی موٹر کاریں، ٹو وہیلر اور ریل گاڑیاں وغیرہ صحیح چل سکتی تھیں، نہ خود انسان صحیح انداز میں چل پھر سکتا تھا، نہ کسی قسم کا کھیل کود یہاں تک کہ کسی بھی قسم کا کوئی پکوان یا کوئی کام زمین پر صحیح نہیں کیا جا سکتا تھا، انسان کی زندگی کا چین وسکون اور آرام سب ختم ہو جاتا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ کا انسان پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے زمین پر پہاڑوں کو کیلوں کی طرح قائم کرکے زمین کو ہلنے جلنے اور حرکت کرنے سے روکے رکھا، اگر وہ ڈھلکتی ہوتی یا تیرتی رہتی تو پتہ نہیں گھروں سے نکلنے کے بعد سواریوں پر جاتے وقت کتنے ہی انسان حادثات سے مرجاتے، ان کے ہوائی جہاز زمین پر اُتر بھی نہیں سکتے تھے، پہاڑوں سے پتھر' انسانوں کی سخت ضرورت بن گئی، وہ اپنے گھر میں پتھروں کو استعمال کرکے پاکیزگی حاصل کرتا ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی صفت البرُّ کی وجہ سے ان پر بڑے احسانات ہیں، ان عظیم احسانات پر بندے کو اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہونا چاہئے۔

محسن کا احسان ماننا اور یاد رکھنا ایمانداری ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ بھی رکھا کہ جب اس کے ساتھ کوئی احسان کرتا ہے یا اس کو کوئی نعمت دیتا ہے تو وہ اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس کے احسان کو نہیں بھولتا اور نہ اس کی نافرمانی کرتا ہے، بلکہ اس کے حکموں پر دوڑتا ہے اور اس کی تعریف کرتا ہے اور اسی کے گُن گاتا ہے۔

جو دنیا میں اپنے محسن انسان کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس کا احسان مند رہتا ہے وہی شخص اللہ کا بھی شکر گذار بندہ اور اس کے احسانات کو ماننے والا بنا رہتا ہے، جو اپنے محسن کا شکر گذار نہیں بنتا وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں بن سکتا، یہی مضمون ایک حدیث شریف میں بھی ہے۔

اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کے احسانات اور نعمتیں یاد رہیں تو پھر وہ اپنی فطرت ہی کے تقاضے پر عمل کرے گا، اگر وہ اللہ کے احسانات سے فائدہ اٹھا کر مخلوق کا شکر ادا کر رہا ہے تو گویا اس نے اپنی فطرت کے تقاضے اور ضمیر کے خلاف عمل کر رہا ہے۔

اللہ نے سائنس میں انسان کو ترقی دے کر اپنی صفت تخلیق سے اندھیرا دور کرنے کے لئے بجلی تیار کرنے کی صلاحیت دی، انٹرنیٹ سے دنیا کے کونے کونے کے حالات معلومات حاصل کرنے کی صلاحیت دی، موبائل فون سے ہر لحہ ہر گھڑی بات کرنے کی صلاحیت دی، ٹی وی سے دنیا بھر کے ممالک کو دیکھنے اور وہاں ہونے والے واقعات کو

دیکھنے کی صلاحیت دی، جسمانی صحت کے لئے دوائیں بنانے کے طریقے سکھلائے، جسمانی علاج کے لئے مختلف قسم کے ڈاکٹروں، حکیموں اور طبیبوں کو تیار کرنے کا نظام رکھا، اللہ تعالیٰ کے یہ سب عظیم احسانات ہیں، ورنہ انسان بیماریوں اور تکالیف میں ہی مرجاتا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان اور جاندار کو ظاہری نعمتوں کے ساتھ ساتھ باطنی نعمتیں بھی عطا کی ہیں، غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جانداروں کو زبان دی، بندر تو بالکل انسان کی کاپی نظر آتا ہے، مگر وہ بات نہیں کرسکتا، وہ اپنی زندگی کے سارے کام کرتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ انسان کو بھی اس چمڑے کی زبان میں بات کرنے کی طاقت نہ دیتا تو انسان گونگا ہوتا، اور اپنے خیالات کی ترجمانی اور اظہار نہ کرسکتا تھا، اللہ تعالیٰ نے زبان کو صرف بات کرنے کی صلاحیت ہی نہیں دی بلکہ زبان کی وجہ سے وہ مختلف غذاؤں، پھلوں اور دیگر کھانے پینے کی چیزوں کے مزے محسوس کرتا ہے، زبان سے نکلنے والا تھوک غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے، اللہ تعالیٰ زبان سے مزا چکھنے کی صلاحیت نکال لے تو تمام غذائیں بے مزہ معلوم ہوتیں، صرف پیٹ بھر جاتا، جسے خود انسان بخار کی حالت میں جان سکتا ہے۔

زبان ہی سے انسان اللہ کی حمد وثنا بیان کرتا ہے، زبان ہی سے کلام اللہ، احادیث مبارکہ، پاکیزہ کلام پڑھتا ہے اور پاکیزہ وحلال غذائیں کھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو آنکھیں، کان، ناک، دل و دماغ جیسی نعمتوں سے نوازا ہے، اللہ نے دماغ جیسی نعمت دے کر اس میں سوچنے، سمجھنے، یاد رکھنے، اور دین، دنیا و آخرت کے علوم، دیگر غذاؤں اور تمام چیزوں کا علم جاننے اور محفوظ رکھنے کے لئے، اور سابقہ وموجودہ یادداشت کے لئے، دوست ودشمن کو سمجھنے، پہچاننے، اچھے وبرے کا احساس، تکلیف و درد کا احساس، خوشی وغم کا احساس جیسی صلاحیتیں دی ہیں، دماغ ہی انسان کو احساس دلاتا ہے کہ بول وبراز کی ضرورت سے فارغ ہونا ہے، بھوک اور پیاس کا احساس دلاتا ہے، جسم کے کسی حصہ میں درد ہورہا ہو، نیند آرہی ہے، نیند سے بیدار کراتا ہے، سمجھنے کی مقدار کو اعلیٰ بناسکتا ہے، کونسی چیز اچھی ہے اور کونسی چیز سڑی گلی ہے، کس کا رنگ کیسا ہے؟

کونسا کام کرنا ہے اور کونسا نہیں کرنا ہے' اسی دماغ سے علم حاصل کر کے بڑے بڑے کام کرتا ہے، بڑی بڑی چیزیں بناتا ہے۔

کائنات میں آنکھوں سے دیکھ کر اور دماغ سے غور وفکر کر کے ان کے صحیح استعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی صلاحیت دی ہے، اس لئے اللہ کی ان باطنی نعمتوں پر نظر رکھئے، اعضاء میں یہ تمام صلاحیتیں دینا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی صفت البرّ کے احسانات ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جان داروں کے جسموں میں ایسے جراثیم رکھے ہیں جو دن رات آرام کئے بغیر خون سے پورے جسم میں حفاظت اور پہرے دار کا کام دیتے ہیں، جیسے ہی باہر سے نقصان پہنچانے والے جراثیم جسم میں داخل ہوتے ہیں تو یہ اندر کے طاقتور اور حفاظت کرنے والے جراثیم وبکٹیریا انہیں مار دیتے ہیں، آخر یہ اتنا بڑا اور بہترین انتظام انسان نے کیا یا اس کے مالک نے کیا؟ بیشک یہ اللہ کی صفت البرّ کا احسانِ عظیم ہے۔

انسان ہر روز غذا کھاتا ہے اور غذا کو صرف منہ میں ڈالتا اور چبا کر باریک کر دیتا ہے، اس کے بعد اس کا عمل غذا کے ساتھ باقی نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ اپنی صفت ربوبیت کے ذریعہ معدے میں غذا ہضم کرنے' پھر وہاں سے بڑی آنت اور چھوٹی آنت اور لبلبہ میں انسان نہیں' اللہ تعالیٰ پہنچاتا ہے اور اپنی صفت ربوبیت کے تحت اس غذا کو خون میں تبدیل کر کے جگر وغیرہ میں پہنچاتا ہے، بیشک یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔

غور کیجئے کہ غذا سے فاسد مادّے، فضلہ اور ہاضمہ کی غذا کو الگ الگ کیا انسان کرتا ہے یا اس کا مالک کرتا ہے؟ پھر ہضم کی گئی غذا کو مختلف اعضاء اور خلیوں تک کون پہنچاتا ہے؟ اس میں انسان کا ذرّہ برابر عمل دخل نہیں، اللہ کے اس احسان کو یاد رکھنا چاہئے۔

جانداروں کے جسموں میں ہر روز ہزاروں خلیات مرتے ہیں، ان کی جگہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت تخلیق سے نئے خلیے فوراً پیدا کر دیتا ہے، جسم کے فاسد مادّے، بلغم، ناک اور کان کا میل' کیا انسان باہر نکال سکتا ہے؟ آنکھوں کا میل اور پانی خود بخود آنکھوں کے کنارے پر کون جمع کرواتا ہے؟ جسم میں ذرا سا کہیں درد آجائے تو اللہ نے چربی کے بھیجے میں کونسی

طاقت رکھی ہے؟ جو دوسرے رگوں پٹھوں کو متحرک کرواتا ہے، غذا میں فوڈ پائزن رہے تو دست وقے کیا انسان اپنی کوشش سے کرتا ہے؟ نیند جو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اس کے لانے اور بیدار کرنے یا نیند نہ آنے کا اختیار کیا انسان کے ہاتھ میں ہے؟

اگر انسان کے بھیجے میں خرابی آجائے تو انسان اور جانور میں فرق ختم ہو جاتا ہے، صرف جسم کا فرق باقی رہ جاتا ہے، نہ کپڑوں کا ہوش رکھ سکتا ہے، نہ گفتگو کر سکتا ہے، کوڑے دان سے گندگی اور کچرا کھاتا اور وہی جسم پر گندگی لگا کر پھرتا رہتا ہے، خوب کھاتا پیتا ہے اور چیختا چلاتا پھرتا ہے، کیا انسان کو اللہ کی طرف سے ملی ہوئی صحت کی نعمت احسان سمجھ میں نہیں آتی؟ آخر وہ اللہ کے اتنے احسانات رکھ کر کیوں ناشکرا بنا رہتا ہے؟ کیوں اللہ سے غافل رہتا ہے؟ کیوں اللہ سے بغاوت ونافرمانی کرتا ہے؟

مختلف انسانوں کو مختلف انداز سے موت آتی ہے، کیا زندگی کا ملنا احسان ونعمت ہونا نظر نہیں آتا؟ بہت سے لوگ اپاہج ومعذور اندھے، لنگڑے لولے اور بھدّے ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر شکر کیوں یاد نہیں آتا؟ کیا یہ سب اللہ کی عنایت اور نعمتیں واحسان نہیں کہ صحیح سلامت اور تندرست صحتمند جسم عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے۔

جب یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں مل رہی ہیں تو انسان کو چاہئے کہ وہ اُسے پہچانے اور اس پر صحیح طریقے سے ایمان لائے کہ سوائے اس کے کوئی دوسرا خالق ومالک نہیں جو اس کی ربوبیت کر رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بنا رہے، اس جیسا احسانات کرنے والا کوئی دوسرا ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات پر بڑا محسن، احسان کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے، خاص طور پر انسان اور جنات کو امتحان میں رکھ کر ان کے ساتھ بہت احسان اور مہربانی کر رہا ہے، وہ ان کی نافرمانیوں کو عفو ودرگذر کرتے ہوئے اپنے انعامات کی بارش برساتا رہتا ہے، اس نے دنیا کے اعتبار سے اپنے غضب پر رحم کو غالب کر دیا، آخرت میں بھی وہ مشرک اور کافر انسانوں کو چھوڑ کر ایمان والے گنہگار بندوں پر رحم کرتے ہوئے احسان

ہی احسان کرنے کا وعدہ کیا ہے اس نے دنیا کی زندگی میں اگر ایک مشرک اور کافر کی عمر سو سال کی ہو تو ۹۹ رسال ۱۱ رمہینے ۲۹ ردن مرنے سے کچھ دیر پہلے تک مہلت دے رکھی ہے کہ وہ شرک سے توبہ کر کے ایمان قبول کرلے، یہ اس کا احسان ہی احسان ہے اس نے قرآن مجید نازل کر کے بار بار گمراہ اور نافرمان انسانوں کو بڑی محبت اور دلائل سے سمجھایا ہے اور ان کی عقل کو اپیل کیا ہے اس نے یہود ونصاریٰ کو باوجود وہ مشرک ہیں یا اہل کتاب یا بنی اسرائل کے انداز پر مخاطب کیا، منافقوں کو اے ایمان والوں کے لفظ سے خطاب کیا ہے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون جیسے سرکش سے نرمی سے سمجھانے کی تاکید کی، اس نے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے توبہ کرنے پر عذاب کو واپس لے لیا، رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل کو بھی معاف کیا۔ مکہ کے بہت سے مشرک انسانوں کے ظلم کو معاف کرتے ہوئے انہیں ایمان سے مالا مال کیا، اگر وہ محسن نہ ہوتا تو انسانوں کے گناہ کرتے ہی پکڑ لیتا، اس کے احسان کی وجہ سے ہزاروں لوگ ایمان والے بنے، ذرا غور کرو اس نے قرآن مجید میں جگہ جگہ اپنے احسانات، انعامات اور فضل کو کیسے سمجھایا۔

☆ سورۃ البقرہ، آیت 162: ''تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے، اس رحمٰن اور رحیم کے سوا کوئی اور خدا نہیں، (اس حقیقت کو پہچاننے کے لئے اگر کوئی نشانی اور علامت درکار ہے تو) جو لوگ عقل سے کام لیتے ہیں ان کے لئے آسمانوں اور زمین کی ساخت، رات اور دن کے پیہم ایک دوسرے کے بعد آنے میں، ان کشتیوں میں جو انسان کے نفع کی چیزیں لئے ہوئے دریاؤں اور سمندروں میں چلتی ہیں، بارش کے اس پانی میں جسے اللہ اوپر سے برساتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اپنے اسی انتظام کی بدولت زمین میں ہر قسم کی جان دار مخلوق پھیلاتا ہے، ہواؤں کی گردش میں، اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیاں تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں بے شمار نشانیاں ہیں''۔

☆ سورۃ آل عمران، آیت 191: ''زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات

ودن کے باری باری سے آنے میں ان ہوشمند لوگوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ، ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمان وزمین کی ساخت میں غور وفکر کرتے ہیں [وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں] پروردگار یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا، تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے۔ پس اے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے''۔

☆ سورہ الانعام، آیت 28: ''کاش تم اس وقت کی حالت دیکھ سکتے جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے۔ اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہوں''۔

☆ سورۃ الانعام، آیت 63: ''اے محمدؐ! ان سے پوچھو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں کون تمہیں خطرات سے بچاتا ہے؟ کون ہے جس سے تم مصیبت کے وقت گڑگڑا کر چپکے چپکے دعایں مانگتے ہو؟ کس سے کہتے ہو کہ اگر اس بلا سے تو نے ہم کو بچالیا تو ہم ضرور شکر گذار ہوں گے؟ کہو! اللہ تمہیں اس سے اور ہر تکلیف سے نجات دیتا ہے پھر تم دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہو''۔

☆ سورۃ الانعام، آیت:95: ''دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا اللہ ہے، وہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور وہی مردہ کو زندہ سے خارج کرتا ہے، یہ سارے کام کرنے والا تو اللہ ہے، پھر تم کدھر بہکے چلے جارہے ہو؟ رات کی تاریکی کو چاک کر کے وہی صبح نکالتا ہے، اسی نے رات کو سکون کا وقت بنایا ہے، اسی نے چانداور سورج کے طلوع وغروب کا حساب مقرر کیا، یہ سب اسی زبردست قدرت اور علم رکھنے والے کے ٹھہرائے ہوئے اندازے ہیں، اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے تاروں کو صحرا اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا۔ دیکھو ہم نے نشانیاں کھول کر بیان کردی ہیں، ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں اور وہی ہے جس نے ایک متنفس سے تم کو پیدا کیا، پھر ہر ایک کے لئے ایک جائے قرار

ہےاوراس کے سونپے جانے کی جگہ، یہ نشانیاں ہم نے واضح کر دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھراس کے ذریعہ سے ہر قسم کی نباتات اگائی، پھراس سے ہرے ہرے کھیت اور درخت پیدا کئے، پھران سے تہہ بتہہ چڑھے ہوئے دانے نکالے اور کھجور کے شگوفوں سے پھلوں کے گچھے کے گچھے پیدا کئے، جو بوجھ کے مارے جھکے پڑتے ہیں، اور انگور، زیتون اور انار کے باغ لگائے جن کے پھل ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور پھر ہر ایک کی خصوصیات جدا جدا بھی کر دی۔ یہ درخت جب پھلتے ہیں تو ان میں پھل آنے اور پھران کے پکنے کی کیفیت ذرا غور کی نظر سے دیکھو، ان چیزوں میں نشانیاں ہیں، ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں''۔

☆ سورہ الانعام، آیت 141: ''وہ اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغات جس میں بیل والے، تنے دار اور نخلستان پیدا کئے، کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں، زیتون اور انار کے درخت پیدا کئے جن کے پھل صورت میں مشابہ اور مزے میں الگ الگ ہوتے ہیں، کھاؤ ان کی پیداوار، جب کہ یہ پھلیں اور اللہ کا حق ادا کرو، جب ان کی فصل کاٹو تو حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا پھر وہی ہے جس نے مویشیوں میں سے وہ جانور بھی پیدا کئے جن سے سواری و بار برداری کا کام لیا جاتا ہے اور وہ بھی جو کھانے کے کام آتے ہیں، کھاؤ ان چیزوں میں سے جو اللہ نے تمہیں بخشی ہیں اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ کھلا دشمن ہے''۔

☆ سورۃ الاعراف، آیت 10: ''ہم نے تمہیں زمین میں اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمہارے لئے یہاں سامان زیست فراہم کیا مگر تم لوگ کم ہی شکر گذار ہوتے ہو''۔

☆ سورۃ الاعراف، آیت 24: ''اے اولاد آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لئے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے''۔

☆ سورۃ الاعراف، آیت 58: ''اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے

خوشخبری لئے ہوئے بھیجتا ہے، پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہیں تو انہیں کسی مردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں بارش برسا کر اسی مری ہوئی زمین سے طرح طرح کے پھل نکال لاتا ہے، دیکھو اس طرح ہم مردوں کو حالت موت سے نکالتے ہیں، شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو۔ جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے خوب پھل پھول لاتی ہے اور جو زمین خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا، اس طرح ہم نشانیوں کو بار بار پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو شکر گذار ہونے والے ہیں''۔

☆ سورہ التوبہ، آیت 38: ''کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیاوی زندگی کا یہ سب سروسامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا''۔

☆ سورۂ یونس، آیت ۵:۔ ''وہی ہے جس نے سورج کو روشن بنایا اور چاند کو چمک دی اور چاند کے گھٹنے، بڑھنے کی منزلیں ٹھیک ٹھیک مقرر کردیں تاکہ تم اس سے سالوں اور تاریخوں کے حساب معلوم کرو۔ اللہ نے یہ سب کچھ [کھیل کے طور پر نہیں بلکہ] با مقصد ہی بنایا ہے وہ اپنی نشانیوں کو کھول کھول کر پیش کررہا ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں یقیناً رات اور دن کے الٹ پھیر میں اور ہر اس چیز میں جو اللہ نے زمین اور آسمانوں میں پیدا کی ہے، نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو [غلط بینی اور غلط روی سے بچنا چاہتے ہیں''۔

☆ سورہ یونس: 100-101: ''اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے وہ ان پر گندگی ڈال دیتا ہے، ان سے کہو، زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسے آنکھیں کھول کر دیکھو اور جو لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ان کے لئے نشانیاں تنبیہ آخر کیا مفید ہوسکتی ہیں''۔

☆ سورۂ یوسف، آیت 106: ''زمین اور آسمانوں میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر سے یہ لوگ گذرتے رہتے ہیں اور ذرا توجہ نہیں کرتے ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر شرک بھی کرتے ہیں''۔

☆ سورۃ الرعد، آیت:4: ''اور وہی ہے جس نے زمین پھیلا رکھی ہے اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑھ رکھے ہیں اور دریا بہادئے ہیں، اسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے ان ساری چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں، اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں، انگور کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دوہرے، سب کو ایک ہی پانی سیراب کرتا ہے، مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنادیتے ہیں اور کسی کو کمتر، ان سب چیزوں میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں''۔

☆ سورہ ابراہیم، آیت 32: ''اللہ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ تمھاری رزق رسانی کے لئے طرح طرح کے پھل پیدا کئے جس نے کشتی کو تمہارے لئے مسخر کیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور دریاؤں کو تمہارے لئے مسخر کیا، جس نے سورج اور چاند کو تمہارے لئے مسخر کیا کہ لگاتار چلے جارہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لئے مسخر کیا جس نے وہ سب کچھ تمھیں دیا جو تم نے مانگا، اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو کر نہیں سکتے، حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی نا انصاف اور ناشکرا ہے''۔

☆ سورۃ الحجر، آیت 20: ''ہم نے زمین کو پھیلایا، اس میں پہاڑ جمائے، اس میں ہر نوع کی نباتات ٹھیک ٹھیک نپی تلی مقدار کے ساتھ اگائی، اور اس میں معیشت کے اسباب فراہم کئے، تمہارے لئے بھی اور ان بہت سی مخلوقات کے لئے بھی جن کے رازق تم نہیں ہو''۔

☆ سورۃ النحل، آیت 8: ''اس نے انسان کو ایک ذرا سی بوند سے پیدا کیا اور دیکھتے دیکھتے صریحا وہ ایک جھگڑالو ہستی بن گیا، اس نے جانور پیدا کئے جن میں تمہارے لئے پوشاک بھی ہے اور خوراک بھی، اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی، ان میں تمہارے لئے جمال ہے جب کہ صبح تم انہیں چرنے کے لئے بھیجتے ہو اور جبکہ شام انہیں واپس لاتے

ہو، وہ تمہارے بوجھ ڈھو کر ایسے ایسے مقامات تک لے جاتے ہیں جہاں تم سخت جانفشانی کے بغیر نہیں پہنچ سکتے حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے، اس نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کئے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زندگی کی رونق بنیں، وہ اور بہت سی چیزیں (تمہارے فائدے کے لئے) پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم تک نہیں ہے اور اللہ کے ذمہ ہے سیدھا راستہ بتانا جب کہ راستے ٹیڑھے بھی موجود ہیں، اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا، وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا، جس سے تم خود بھی سیراب ہوتے ہو اور تمہارے جانوروں کے لئے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے وہ اس پانی کے ذریعہ سے کھیتیاں اگاتا ہے اور زیتون، کھجور اور انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے، اس میں ایک بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں''۔

☆ سورۃ المومنون، آیت 87-88: ''ان سے کہو، بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ یہ زمین اور اس کی ساری آبادی کس کی ہے؟ یہ ضرور کہیں گے اللہ کی، کہو پھر تم ہوش میں کیوں نہیں آتے؟ ان سے پوچھو، ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ یہ ضرور کہیں گے اللہ۔ کہو پھر تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ان سے کہو بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ ہر چیز پر اقتدار کس کا ہے؟ اور کون ہے وہ جو پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی پنا نہیں دیں سکتا؟ یہ ضرور کہیں گے کہ یہ بات تو اللہ ہی کے لئے ہے، کہو پھر کہاں سے تم کو دھوکہ لگتا ہے؟

☆ سورۃ النور آیت 43: ''کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ بادل کو آہستہ آہستہ چلاتا ہے پھر اس کے ٹکڑوں کو باہم جوڑتا ہے، پھر اسے سمیٹ کر ایک کثیف ابر بنا دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے خول میں سے بارش کے قطرے ٹپکتے چلے آتے ہیں اور وہ آسمان سے اُن پہاڑوں کی بدولت جو اس میں بلند ہیں اولے برساتا ہے، پھر جسے چاہتا ہے ان سے نقصان پہنچاتا ہے اور جسے چاہتا ہے ان سے بچالیتا ہے، اس کی بجلی کی چمک نگاہوں کو اندھا کئے دیتی ہیں، رات دن کا الٹ پھیر وہی کر رہا ہے اس میں ایک سبق ہے آنکھوں والوں کے لئے اور اللہ نے ہر جاندار ایک ہی طرح کے پانی سے پیدا کیا، کوئی پیٹ کے بل چل رہا ہے تو

کوئی دو ٹانگوں پر اور کوئی چار ٹانگوں پر، جو کچھ وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے''۔

☆ سورۃ الفرقان، آیت 46-45: ''تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارا رب کس طرح سایہ پھیلا دیتا ہے؟ اگر وہ چاہتا تو اسے ہمیشہ سایہ بنا دیتا، ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا، پھر جیسے جیسے سورج اٹھتا جاتا ہے ہم اس سائے کو رفتہ رفتہ اپنی طرف سمیٹتے، چلے جاتے ہیں، اور وہ اللہ ہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس اور نیند کو سکون، موت اور دن کو جی اٹھنے کا وقت بنایا...... آسمان سے پاک پانی نازل کرتا ہے تا کہ ایک مردہ علاقے کو اس کے ذریعہ زندگی بخشے اور اپنی مخلوق میں سے بہت سے جانداروں کو سیراب کرے، اس کرشمے کو ہم بار بار ان کے سامنے لاتے ہیں تا کہ وہ کچھ سبق لیں، مگر اکثر لوگ کفر اور ناشکری کرتے ہیں...... اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے، ایک لذیذ وشیریں دوسرا تلخ وشور...... اور دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے ایک رکاوٹ ہے جو انہیں ملنے سے روکے ہوئے ہے اور وہی ہے جس نے پانی سے ایک بشر پیدا کیا، پھر اس سے نسب اور سسرال کے دو الگ سلسلے چلائے''۔

☆ سورۃ الشعراء، آیت 9: ''اور کیا انہوں نے کبھی زمین پر نگاہ نہیں ڈالی کہ ہم نے کتنی کثیر مقدار میں ہر طرح کی عمدہ نباتات اس میں پیدا کی ہیں؟ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے''۔

☆ سورہ النمل، آیت 60: ''بھلا یہ تو بتاؤ کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا، اور آسمان سے تمہارے لئے پانی کس نے برسایا، یہ ہماری شان ہے کہ پانی برسا کر ہم نے رونق سے بھر پور باغات اگا دئے، تم میں یہ طاقت نہیں تھی کہ باغ کے کسی بھی درخت کو اگا سکتے، ایسے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہو سکتا ہے؟ نہیں نہیں بلکہ یہ لوگ ایسی قوم ہیں جو دوسروں کو بھی اللہ کے برابر ٹھہراتے ہیں، یہ تو بتاؤ کہ زمین کو ٹھہرنے کے لائق بنا کر قرار کس نے عطا کیا اور اس کے بیچ بیچ میں نہریں، ندیاں جاری فرما دیں اور زمین میں پہاڑوں کے لنگر ڈال کر زمین کو ڈانوا ڈول ہونے سے بچا لیا۔

☆ سورہ بنی اسرائیل، آیت ۶۷: ''تمہارا حقیقی رب تو وہ ہے جو سمندر میں تمہاری

کشتی چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو، حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہارے حال پر نہایت مہربان ہے، جب سمندر میں تم پر مصیبت آتی ہے تو اس ایک کے سوا دوسرے جن جن کو تم پکارتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں۔ مگر جب وہ تم کو بچا کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے منہ موڑ جاتے ہو۔ انسان واقعی بڑا ناشکرہ ہے۔۔۔ یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے اولاد آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی وتری میں سواریاں عطا کیں، ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت بخشی۔۔۔ جو اس دنیا میں اندھا بن کر رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔ بلکہ راستہ پانے میں اندھے سے بھی زیادہ ناکام"۔

☆ سورہ طٰہٰ، آیت ۵۵:۔ "اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے، اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے"۔

☆ سورۃ الانبیاء، آیت ۲۲:۔ "اگر آسمان وزمین کا ایک اللہ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو زمین اور آسمان کا نظام بگڑ جاتا"۔

☆ سورہ الانبیاء، آیت ۳۳: "اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا، مگر یہ ہیں کہ اس کی نشانیوں کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور اللہ ہی ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند کو پیدا کیا، سب ایک ایک فلک میں تیر رہے ہیں"۔

☆ سورہ الانبیاء، آیت ۸۰: "اور ہم نے داؤد کو تمہارے فائدے کے لئے زرہ بنانے کی صنعت سکھا دی تھی تاکہ تم ایک دوسرے کی مار سے بچ جاؤ، پھر کیا تم شکر گزار ہو؟"

☆ سورۃ الحج، آیت ۷۴: "لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے، غور سے سنو جن معبودوں کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے"۔

☆ سورۃ المومنون، آیت ۱۸: "آسمان سے ہم نے ٹھیک حساب کے مطابق ایک خاص مقدار میں پانی اتارا اور اس کو زمین میں ٹھہرا دیا ہم اسے جس طرح چاہیں غائب کر سکتے ہیں ......اور وہ درخت بھی ہم نے پیدا کیا جو طور سیناء سے نکلتا ہے تیل بھی لئے

ہوئے اگتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن بھی......اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لئے مویشیوں میں بھی ایک سبق ہے ان کے پیٹوں میں جو کچھ ہے اسی میں سے ایک چیز ہم تمہیں پلاتے ہیں۔

☆ سورۃ النحل، آیت ۹ تا ۱۴: ''اس نے تمہارے بھلائی کے لئے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے اور سب تارے بھی اسی کے حکم سے مسخر ہیں، اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور جو بہت سی رنگ برنگ کی چیزیں اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کر رکھی ہیں، ان میں بھی ضرور نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سبق حاصل کرنے والے ہیں، وہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تا کہ تم اس سے تر و تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے، یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گذار بنو، اس نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں تا کہ زمین تم کو لے کر ڈھلک نہ جائے، اس نے دریا جاری کئے اور قدرتی راستے بنائے تا کہ تم ہدایت پاؤ، اس نے زمین میں راستہ بنائے تا کہ تم ہدایت پاؤ، اس نے زمین میں راستہ بتانے والی علامتیں رکھ دیں اور تاروں کو بھی ہدایت کا ذریعہ بنایا، پھر کیا وہ جو پیدا کرتا ہے اور وہ جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے دونوں یکساں ہیں؟ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا ہی درگذر کرنے والا اور رحیم ہے، حالانکہ وہ تمہارے کھلے سے بھی واقف ہے اور چھپے سے بھی۔

☆ سورۃ النحل، آیت ۴۸: ''اور کیا یہ لوگ اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز کو بھی نہیں دیکھتے کہ اس کا سایہ کس طرح اللہ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں گرتا ہے سب کے سب اس طرح اظہار عجز کر رہے ہیں، زمین اور آسمانوں میں جس قدر جاندار مخلوقات ہیں جتنے ملائکہ ہیں سب اللہ کے آگے سربسجود ہیں، وہ ہرگز سرکشی نہیں کرتے، اپنے رب سے ڈرتے ہیں، جو کچھ حکم دیا جاتا ہے اسی کے مطابق کام کرتے ہیں''۔

☆ سورۃ النحل، آیت ٦٦ تا ٦٩: ''اور تمہارے لئے مویشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے ان کے پیٹ سے گوبر اور خون کے درمیان ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں یعنی خالص دودھ جو پینے والوں کے لئے نہایت خوشگوار ہے، اسی طرح کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے عقل سے کام لینے والوں کے لئے اور دیکھو تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے پھلوں کا رس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔ اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لئے، یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں''۔

☆ سورۃ النحل، آیت ٧٢: ''اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے تمہاری ہم جنس بیویاں بنائیں اور اسی نے ان بیویوں سے تمہیں بیٹے پوتے عطا کئے اور اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں پھر کیا یہ لوگ (یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی) باطل کو مانتے ہیں اور اللہ کے احسان کا انکار کرتے ہیں اور اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ آسمانوں سے انہیں رزق دینا ہے نہ زمین سے اور نہ یہ کام وہ کر ہی سکتے ہیں''۔

☆ سورۃ النحل، آیت ٧٨: 'اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے نکالا، اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اس نے تمہیں کان دئے، آنکھیں دیں اور سوچنے والے دل دئے، تا کہ تم شکر گذار بنو، کیا ان لوگوں نے کبھی پرندوں کو نہیں دیکھا کے فضائے آسمانی میں کس طرح مسخر ہیں؟ اللہ کے سوا کس نے ان کو تھام رکھا ہے؟ اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو سکون کی جگہ بنایا، اس نے جانوروں کی کھالوں سے تمہارے لئے ایسے مکان پیدا کئے، جنھیں تم سفر اور قیام، دونوں حالتوں میں ہلکا پاتے ہو، اس نے جانوروں کے

سوت اور اُون اور بالوں سے تمہارے لئے پہننے اور برتنے کی بہت سی چیزیں پیدا کر دیں جو زندگی کی مدت مقررہ تک تمہارے کام آتی ہیں، اس نے اپنی پیدا کی ہوئی بہت سی چیزوں سے تمہارے لئے سائے کا انتظام کیا، پہاڑوں میں تمہارے لئے پناہ گاہیں بنائیں اور تمہیں ایسی پوشاکیں بخشی جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں اور کچھ دوسری پوشاکیں جو آپس کی جنگ میں تمہاری حفاظت کرتی ہیں، اس طرح وہ تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرتا ہے شائد کہ تم فرماں بردار بنو''۔

☆ سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۲: ''دیکھو ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنائی ہیں، رات کی نشانی کو ہم نے بے نور بنایا اور دن کی نشانی کو روشن کر دیا تا کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور ماہ اور سال کا حساب کر سکو''۔

☆ سورہ النمل آیت ۶۳: ''کون ہے جو بے قرار کی دعاء سنتا ہے جبکہ وہ اسے پکارے اور کون اس کی تکلیف دفع کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے، تم لوگ کم ہی سوچتے ہو، اور وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تم کو راستہ دکھاتا ہے اور کون اپنی رحمت کے آگے ہواؤں کو خوشخبری دے کر بھیجتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا بھی ہے، وہ کون ہے جو خلق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر اعادہ کرتا ہے اور کون ہے تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا بھی ہے کیونکہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو''۔

☆ سورۃ النمل، آیت ۷۳: ''حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب تو لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے''۔

☆ سورۃ العنکبوت، آیت ۶۰: '' کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ان کو رزق دیتا ہے اور تمہارا رازق بھی وہی ہے''۔

☆ سورۃ الروم، آیت ۶: ''لوگ دنیا کی زندگی کا بس ظاہری پہلو ہی جانتے ہیں اور آخرت سے وہ خود ہی غافل ہیں''۔

☆ سورۃ الروم، آیت ۲۰: ''اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر یکایک تم بشر ہو کہ (زمین میں) پھیلتے چلے جارہے ہو، اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی، یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ہے، یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں دانشمند لوگوں کے لئے اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کا سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے، یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور سے سنتے ہیں اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا خوف کے ساتھ بھی اور طمع کے ساتھ بھی اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں''۔

☆ سورۃ الروم، آیت ۵۴: ''اللہ ہی تو ہے جس نے ضعف کی حالت سے تمہاری پیدائش کی ابتدا کی، پھر اس ضعف کے بعد تمہیں قوت بخشی پھر اس قوت کے بعد تمہیں ضعیف اور بوڑھا کردیا''۔

☆ سورہ لقمان، آیت ۳۱: ''کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے، درحقیقت اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو''۔

☆ سورۂ فاطر، آیت ۳: ''لوگو! تم پر اللہ کے جو احسانات ہیں انہیں یاد رکھو، کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو کوئی معبود اس کے سوا نہیں آخر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو''۔

☆ سورۂ فاطر، آیت ۲۷: ''کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور پھر اس

کے ذریعہ سے ہم طرح طرح کے پھل نکال لاتے ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، پہاڑوں میں بھی سفید، سرخ، اور گہری سیاہ دھاریاں پائی جاتی ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اوراسی طرح انسانوں اور جانوروں اور مویشیوں کے رنگ بھی مختلف ہیں''۔

☆ سورہ یٰسین، آیت ۳۶: ''پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس میں سے یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں''۔

☆ سورۃ الصّٰفّٰت، آیت ۷: ''ہم نے آسمان دنیا کو تاروں کی زینت سے آراستہ کیا ہے''۔

☆ سورۃ الزمر، آیت ۴۲: ''وہ اللہ ہی ہے جو موت کے وقت روحیں قبض کرتا ہے اور جو ابھی نہیں مرا ہے اس کی روح نیند میں قبض کر لیتا ہے پھر جس پر وہ موت کا فیصلہ نافذ کرتا ہے اسے روک لیتا ہے اور دوسروں کی روحیں ایک وقت مقررہ کے لئے واپس بھیج دیتا ہے اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرنے والے ہیں''۔

☆ سورۃ الزمر، آیت ۶۷: ''ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر ہی نہ کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے''۔

☆ سورۃ المومن، آیت ۶۷: ''وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر وہ تمہیں بچے کی شکل میں نکالتا ہے پھر تمہیں بڑھاتا ہے تاکہ تم اپنی پوری طاقت کو پہنچ جاؤ پھر اور بڑھاتا ہے تاکہ تم بڑھاپے کو پہنچو، اور تم میں سے کوئی پہلے ہی واپس بلا لیا جاتا ہے یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ تم اپنے مقرر وقت تک پہنچ جاؤ''۔

☆ سورۃ الشوریٰ، آیت ۳۲: ''اس کی نشانیوں میں سے ہیں یہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح نظر آتے ہیں اللہ جب چاہے ہوا کو ساکن کردے اور یہ سمندر کی پیٹھ پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، اس میں بڑی نشانیاں ہیں ہر اس شخص کے لئے جو کمال درجہ صبر وشکر کرنے والا ہو، یا ان پر سوار ہونے والوں کے بہت سے گناہوں سے درگزر

کرتے ہوئے ان کے چند ہی کرتوتوں کی پاداش میں انہیں ڈبو دے''۔

☆ سورۃ الجاثیہ، آیت ۶: ''یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جنہیں ہم تمہارے سامنے ٹھیک ٹھیک بیان کررہے ہیں اب آخر اللہ اوراس کی آیات کے بعد اور کون سی بات ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے''۔

☆ سورۃ ق، آیت ۴۔۷: ''اچھا تو کیا انہوں نے کبھی اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا؟ کس طرح ہم نے اسے بنایا اور آراستہ کیا اور اس میں کہیں کوئی رخنہ نہیں ہے اور زمین کو ہم نے بچھایا اور اس میں پہاڑ جمائے اور اس کے نادر ہر طرح کی خوش منظر نباتات اگا دیں یہ ساری چیزیں آنکھیں کھولنے والی اور سبق دینے والی ہیں ہر اس بندے کے لئے جو حق کی طرف رجوع کرنے والا ہو اور آسمان سے ہم نے برکت والا پانی نازل کیا، پھر اس سے باغ اور فصل کے غلے اور بلند وبالا کھجور کے درخت پیدا کردئے جن پر پھلوں سے لدے ہوئے خوشے تہہ بہ تہہ لگتے ہیں، یہ انتظام ہے بندوں کو رزق دینے کا اس پانی سے ہم ایک مردہ زمین کو زندگی بخش دیتے ہیں مرے ہوئے انسانوں کا زمین سے نکلنا بھی اسی طرح ہوگا''۔

☆ سورۃ الذاریات، آیت ۲۲: ''زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے اور خود تمہارے وجود میں، کیا تم کو کچھ سوجھتا نہیں؟ تمہارا رزق بھی آسمان ہی میں ہے اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے''۔

☆ سورۃ الطّور، آیت ۳۶: ''کیا یہ کسی خالق کے بغیر خود پیدا ہوگئے ہیں؟ یا یہ خود اپنے خالق ہیں؟ یا زمین اور آسمانوں کو انہوں نے پیدا کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ یہ یقین نہیں رکھتے''۔

☆ سورۃ الواقعہ، آیت ۵۸: ''ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے پھر کیوں تصدیق نہیں کرتے کبھی تم نے غور کیا یہ نطفہ جو تم ڈالتے ہو اس سے بچہ تم بناتے ہو یا اس کے بنانے والے ہم ہیں؟ ہم نے تمہارے درمیاں موت کو تقسیم کیا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری

شکلیں بدل دیں اور کسی ایسی شکل میں تمہیں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے، اپنی پہلی پیدائش کو تو تم جانتے ہو پھر کیوں سبق نہیں لیتے؟''

☆ سورۃ الحدید، آیت ۲۰: ''خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے''۔

☆ سورہ رحمٰن، آیت ۱۱۔۱۲: ''زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا، اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں، طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے''۔

☆ سورۂ رحمٰن: ''انسان کو اس نے ٹھیکری جیسے سوکھے سڑے ہوئے گارے سے بنایا اور آگ کی لپیٹ سے پیدا کیا بس اے جن وانسان تم اپنے رب کے کن کن عجائب قدرت کو جھٹلاؤ گے''۔

☆ سورۂ رحمٰن: ''دونوں مشرق اور دونوں مغرب سب کا مالک و پرودگار وہی ہے، پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے''۔

☆ سورۂ رحمٰن: ''دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں پھر بھی ان کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے پس اے جن وانس تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے''۔

☆ سورۂ رحمٰن: ''ان سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں پس اے جن وانس تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے''۔

☆ سورۂ رحمٰن: ''اور یہ جہاز اسی کے ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے اٹھے ہوئے ہیں پس اے جن وانس تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے''۔

﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾

اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمَنَّانُ میں غور وفکر

کثرت سے احسان کرنے والا، مسلسل انعامات دینے والا۔
عظیم نوازشات کرنے والا، بے انتہا نوازنے والا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ صفتی نام احادیث میں آیا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا کی اس امتحان گاہ میں مسلم اور غیر مسلم دونوں پر احسان کرتا ہے، لیکن آخرت میں اس کا احسان اپنے ایمان والے بندوں پر ہوگا جس کا اندازہ انسان دنیا میں رہ کر نہیں کرسکتا، غیر مسلم پر اللہ تعالیٰ دنیا کو جنت بنا کر احسان کرتا ہے، اپنے نیک وصالح ایمان والوں پر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بے انتہا نوازشات کرتا ہے، مسلسل انعامات دیتا رہتا ہے، یہ انعامات مادّی شکل میں بھی ہوتے ہیں، سب سے بڑھ کر روحانی اور باطنی شکل میں بھی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے وحی اور پیغمبر کو بھیج کر انسانوں پر احسانِ عظیم کیا

اللہ تعالیٰ دنیا کی اس زندگی میں شرک وکفر کی گمراہی سے بچانے اور گندی وناپاک زندگی سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر زمانے میں وحی اور پیغمبر کو بھیج کر انسانوں کو آخرت میں کامیاب بنانے اور آخر میں قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری پیغمبر بنا کر اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے بعد آپ کے امتیوں کو نبوت کی ذمہ داری کا مقام عطا کر کے امت مسلمہ پر اور تمام انسانوں پر بہت بڑا احسان کیا، امت مسلمہ کو نبوت محمدیؐ کی دعوت قیامت تک دینے پر بے انتہا نوازشوں اور انعامات کمانے کا موقع عطا فرمایا۔

اللہ نے بحیثیت المنان ؑ توبہ کا طریقہ رکھ کر احسانِ عظیم کیا

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا انسانوں اور جنات پر بہت بڑا احسان ہے کہ وہ انسانوں کے گناہوں اور نافرمانیوں پر فوراً گرفت اور پکڑ نہیں کرتا اور نہ ہی سزا دیتا ہے، بلکہ بندوں کو سنبھلنے، سدھرنے اور گناہوں پر معافی مانگنے کی مہلت پر مہلت دیتا ہے، اگر بندہ ۹۹ سال بھی شرک، کفر اور گناہوں میں زندگی گذارے اور مرنے سے کچھ دیر قبل سکرات سے پہلے

اگر سچی پکی توبہ کر کے ایمان لے آئے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی صفت المنّان کے ذریعہ یہ احسان عظیم کرتا ہے کہ اس کے ایمان قبول کرتے ہی پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ بھی بہت بڑی نوازش ہے کہ اگر بندہ ایمان لا کر ایک نیک کام کرنے پر دس نیکیوں کا اجر لکھنے کا حکم دیتا ہے، اور ایک گناہ کرنے پر صرف ایک ہی گناہ کا حساب رکھتا ہے، اور بندہ پر یہ بھی اس کا احسان ہے کہ بندہ اگر صرف نیکی کرنے کا ارادہ کر لے تو اس پر بھی ایک نیکی لکھنے کا حکم دے رکھا ہے، گناہ کا ارادہ کیا تو گناہ کا عمل کرنے تک گناہ نہیں لکھا جاتا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بندے پر احسان ہی احسان اور نوازش ہے کہ اگر حالت ایمان میں بندہ گناہوں سے سچی توبہ کر لے اور حشر کے میدان میں جواب دہی کا احساس رکھے اور اللہ کی پکڑ سے ڈرے تو اس بندہ کی سچی توبہ پر گناہ معاف کرتا ہے اور حقوق العباد کے گناہوں کی تلافی پر اس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ غور کیجئے اللہ تعالیٰ اپنی صفت المنان سے کیسے کیسے احسانات کرتا ہے اور کیسے ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔

اللہ نے انسان کی زندگی کا مقصد عبادت بنا کر بڑا احسان کیا

تمام مخلوقات کے مقابلے اللہ تعالیٰ نے جن و انسان کی دن ورات کی زندگی کو عبادت بنا کر انسان پر بہت بڑا احسان کیا ہے، دوسری مخلوقات نہ زنا سے بچ کر، نہ شراب سے بچ کر، نہ قتل وخون اور فساد سے بچ کر عبادت کر سکتی ہیں، انسان کو اللہ تعالیٰ نے دوسری تمام مخلوقات کی عبادات کے تمام طریقے نماز میں عطا کیئے، اور فرشتوں جیسی عبادت کو روزہ میں عطا کیا، انسان خیرات، زکوۃ، حج، وضو، غسل، طہارت، دعوتِ دین، پردہ، حلال رزق، حلال وحرام کی تمیز کے ساتھ اللہ کی عبدیت و بندگی کر سکتا ہے، زنا، شراب، سود، قتل اور فسادات سے بچ کر اللہ کی اطاعت کرتا ہے، اور تمام اعمال پر اللہ کی خوشنودی و رضاء اور نیکیاں حاصل کر سکتا ہے، اس طرح کی عبادت کا موقع کسی دوسری مخلوق کو نہیں دیا گیا۔

بحیثیت المنان' اعمالِ صالحہ پر اجر عطا کرنا اللہ کا بڑا احسان ہے

بحیثیت انسان و جن اللہ کے بندے ہونے کی وجہ سے ان پر اپنے مالک و آقا کی

اطاعت اور بندگی کرنا لازم اور ضروری ہے، اس پر انعام دینا کوئی ضروری نہیں تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے بحثیت المنان ہونے کے اپنے بندے پر انعامات واحسانات کی بارش برسانا چاہتا ہے' اس لئے اس نے اپنی صفات رؤوف، رحیم، لطیف کے ذریعہ لطف وکرم اور شفقت سے اپنی اطاعت وبندگی پر اور گناہوں سے دور رہنے پر احسانات ہی احسانات کرتا رہتا ہے، اور بندوں کے طہارت، غسل، وضو، نماز، مسجد جانے، حج، روزہ، زکوۃ ادا کرنے، پردہ اور دعوتِ دین، معروف کا حکم دینے اور منکر سے روکنے، صدقہ وخیرات کرنے، ماں باپ کی خدمت' ہر عمل کو عبادت میں شمار کرتا ہے' حالانکہ ان تمام اعمالِ صالحہ سے بندوں کو فائدہ ہے، ان اعمال سے اللہ کو کوئی فائدہ نہیں، مگر پھر بھی کبھی بھی اپنے کسی نیک بندے کے اعمال صالحہ کو ضائع نہیں ہونے دیتا، اپنے نیک بندوں کے اعمال کی صفت الشکور سے قدر کرتا ہے۔

اور نیک وصالح بندوں پر مصیبت ڈال کر آزمائش کرتا ہے، صبر کرنے اور تقویٰ پر قائم رہنے پر گناہ معاف کرتا ہے اور نیکیاں بھی عطا فرماتا ہے، اور درجات میں اضافہ کرنا چاہتا ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ وہ اپنی عبدیت وبندگی پر اپنی رحمت سے جنت کا وارث بھی بنانا چاہتا ہے، دنیا کا کوئی انسانی حکمران اپنی رعایا کے ساتھ ایسا احسان نہیں کرسکتا۔

مرنے کے ساتھ ہی جنت ودوزخ کا فیصلہ نہ کر کے عظیم احسان کیا

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے بندوں کو دنیا میں نیکی اور بدی کرنے کی مہلت وآزادی اور اختیار دیا اور ان کے مرنے کے بعد فوراً ہی جنت اور دوزخ کا فیصلہ نہ کرکے بندوں پر احسانِ عظیم کیا، اگر فوراً فیصلہ کردیا جاتا تو انصاف مکمل نہیں ہوتا، فیصلہ صحیح نہیں ہوتا، بندہ دنیا میں ساٹھ (۶۰) یا ستّر (۷۰) سال تک ہی زندگی گذارتا ہے، مگر وہ اپنی پوری زندگی میں کروڑہا نیکیاں نہیں کما سکتا، انسان کے مرتے ہی خود اس کے عمل کا میدان تو ختم ہوجاتا ہے، لیکن نامۂ اعمال کھلا رکھتا ہے تاکہ وہ دنیا میں جتنی محنتیں کرکے دین پھیلایا ہے اور لوگوں کو دین اور ایمان، اعمال واخلاق سکھائے ہیں ان کے ذریعہ جو دین قیامت تک پھیلتا رہے گا اس کا پورا پورا اجر وثواب دینے کے لئے قیامت تک فیصلہ روکے رکھتا ہے، اس لئے مؤمن کی محنت

سے پھیلائے اور سکھائے گئے اعمال کے اثرات صرف قیامت کے دن ہی ختم ہو سکتے ہیں، یہ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان و نوازش اور عطا ہے کہ وہ مختصر عمر گذار کر مختصر محنت کر کے نیکی کے پودے دنیا میں لگا کر جائے اور اجر و ثواب خوب کمائے۔

اسی طرح برائی پھیلانے والوں کو بھی برائی کا پورا پورا بدلہ اور سزا دینا یہ بھی اس کا صحیح انصاف اور عدل ہے، ورنہ بدلہ نہ دیا جائے تو ظلم ہو جاتا نعوذ باللہ۔

انسان کو ایمان کا ملنا اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے

سورۂ حجرات میں کچھ بدوی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر یہ احسان جتانا چاہا کہ انہوں نے بغیر جنگ اور خون ریزی کے ایمان قبول کیا اور اسلام میں داخل ہو گئے ہیں، لہٰذا ان کو زیادہ سے زیادہ مراعات دی جائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم یہ مت کہو کہ ایمان لائے، کیونکہ تم نے مسلمانوں کی طاقت اور غلبہ کی وجہ سے اطاعت قبول کی ہے، ایمان ابھی تمہارے حلق سے نیچے نہیں اترا اور دلوں میں جگہ نہیں بنا پایا ہے، ایمان لانے کا احسان رسول اور اسلام پر مت جتاؤ بلکہ اللہ کا احسان مانو کہ اس نے تم کو ایمان کے قریب کر دیا، ایمان قبول کرنے میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔

اس لئے انسان کبھی یہ نہ سمجھے کہ اس نے ایمان لا کر اسلام پر احسان کیا ہے، بلکہ اللہ کا احسان مانے، انسان کو کفر اور شرک کی تاریکیوں سے نکالنا اور ایمان کے نور کی روشنی عطا کرنا' یہ اللہ کی صفت المنّان کا بہت بڑا احسان ہے انسانوں پر۔

جنگ بدر میں مشرکین کو شکست دے کر اللہ نے مسلمانوں پر احسان کیا

جنگ بدر میں مشرکین مکہ کو طاقت، تعداد اور ہتھیار کی کثرت کے باوجود شکست دینا اور ان کے سرداروں کا قتل ہونا' اسی طرح بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کی قوم سے نجات دینا اور ایمان والوں کی اپنی صفت نصیر کے ذریعہ مدد کرنا اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانا یہ ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں، مگر عام انسانوں کی بڑی تعداد مصیبت ہٹ جانے کے بعد اللہ کے احسانات کو یاد نہیں رکھتی اور مخلوقات کی شکر گذار بن جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مدینہ کی فضا کو سلامتی والی بنا کر بڑا احسان کیا

مکی زندگی میں جب اسلام پیش کیا جا رہا تھا تو وہاں کی اکثریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی دشمن بن گئی تھی، باپ بیٹے کا دشمن' بیٹا باپ کا دشمن، ماں بیٹوں کی دشمن، بھائی بھائی کا دشمن، ماموں بھانجے، چچا بھتیجے، دوست دوست کا دشمن اور آقا غلاموں کے دشمن بن گئے تھے، اور باقاعدہ تکالیف دینا، سزائیں دینا، مال و دولت سے محروم کر دینا شروع کر دیا تھا، مصعب بن عمیرؓ کے تو جسم کے کپڑے تک اتار لئے تھے۔

مگر اللہ تعالیٰ اپنی صفت المنان اور البرؓ سے صحابہؓ جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو اپنے احسان اور بخشش عطا اور بے انتہا نوازش سے مکہ کے مقابلہ مدینہ کی فضا کو اسلام کے لئے اپنی صفت السلام (سلامتی دینے والا) اور المؤمن (امن دینے والا) کے ذریعہ بالکل بدل دیا اور سب سے پہلے یہ احسان کیا کہ اپنی صفت الھادی ہدایت دینے والا) کے ذریعہ مدینہ کے لئے لوگوں پر احسان کیا کہ ان کو کسی بحث و تکرار اور لڑائی جھگڑے کئے بغیر ایمان کو سمجھنا اور قبول کرنا آسان کر دیا، وہ آسانی سے حق قبول کرتے چلے گئے۔

چنانچہ مکہ کے مشرکین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو زندہ یا مردہ پکڑ کر لانے پر ۱۰۰/اونٹ انعام کا اعلان کیا، مگر اللہ نے مدینہ کے لوگوں کو اپنی صفت السلام کے ذریعہ ہر روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مدینہ کے راستے پر سخت دھوپ میں کھڑے رہ کر انتظار کرنے والے اور استقبال کرنے والے بنا کر اپنی صفت المنان کے ذریعہ احسان کو سمجھایا اور بنو نجّار کے لوگوں کے ذریعہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھالی رشتہ دار تھے باقاعدہ ہتھیار اور اپنے قبیلے کے لوگوں کے ساتھ استقبال کروایا۔

مدینہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی اللہ کی صفت نصیر (مدد کرنے والا) کے ذریعہ مدد کی کہ حضرت بریدہ بن حصیبؓ مدینہ سے پہلے ہی ۱۰۰/اونٹ کے انعام کو نظر انداز کر کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اللہ کی صفت ہادی کے نور کے پَرتو سے بغیر کسی بحث و

تکرار کے ایمان قبول کروایا اور انہوں نے اپنا عمامہ کھول کر ایک نیزے میں باندھا اور یہ کہتے ہوئے کہ ''آپ مدینہ میں ہمارے قافلہ کے ساتھ داخل ہوں گے'' آگے آگے چل کر مدینہ میں قافلہ کے ساتھ داخل کروایا۔

پھر مدینہ میں داخل ہونے کے بعد اللہ کی صفت الودود (بے انتہا محبت کرنے والا) کا نور انصار پر پڑا، ہر قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اپنے قبیلے میں ٹھہرانے کا پیشکش اللہ تعالیٰ کی صفت الودود (بے انتہا محبت کرنے والا) کی نقل میں کرنے لگا، مگر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو اپنی صفت ہادی (ہدایت دینے والا) کے ذریعہ کہاں رُکنا ہے، کس محلّہ میں جانا ہے اور کہاں بیٹھنا ہے کی ہدایت فرمادی تھی، وہ اللہ ہی کی رہبری میں اللہ کی حکمت سے حضرت ابوایوب انصاریؓ جو بنو مالک بن النجار کے محلے میں رہتے تھے وہاں جا کر ایک غیر آباد زمین پر بیٹھ گئی، پھر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی، کچھ دور چل کر خود بخود لوٹ آئی' پھر وہیں بیٹھ گئی، اس جگہ کے سامنے حضرت ابوایوب انصاریؓ کا مکان تھا۔

یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے صفت المنان کے ذریعہ مسلمانوں پر احسانات کی بارش ہونا شروع ہوگئی تھی، اونٹنی کے اس عمل سے کسی انصاری کو اختلاف نہیں ہوا، یقیناً **اِنّ اللّٰـہَ علٰی کل شیئٍ قدیر** ہر تکلیف کے بعد راحت پیدا کرتا ہے، اپنے بندوں پر بڑا احسان کرنے والا محسن ہے، اس جیسا کوئی دوسرا محسن، المنان اور البرُّ نہیں ہے۔

مکہ میں مشرکین' مسلمانوں کو عبادت کرنا تو دور کی بات اللہ کو ایک اور اکیلا کہنے اور دعوت دین دینے میں اذیتیں دیتے تھے، اس کے برعکس مدینہ میں انصار کے دو یتیم بچے اپنے حصہ کی زمین مسجد نبوی بنانے کے لئے فی سبیل اللہ دینے پر اصرار کرنے لگے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمتاً اُسے خریدا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفت البرُّ اور المنان کے ذریعہ احسان اور بے انتہا نوازش ہوئی' مہاجرین جو بے سروسامان' لُٹے پٹے ہجرت کر کے مدینہ آنے لگے، ان کے مال دولت اور مکانات پر مشرکین قبضہ کر چکے تو اللہ نے مہاجرین پر یہ احسان کیا کہ اس بے سروسامانی کی حالت میں آنے والوں کو مدینہ کے

انصار اپنی زمینیں، گھر بنانے اور مدد کرنے، ایثار وقربانی کرنے اللہ کی صفت نصیر (مدد کرنے والا) کی نقل میں دینے کے لئے تیار ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ نے مہاجرین وانصار میں مواخات کروا کر احسان فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی صفت ہدایت پر انصار اور مہاجرین میں مواخات کرادی، تو انصار نے اللہ کی صفت نصیر (مدد کرنے والا) کے ذریعہ مہاجرین کو اپنے مال کا آدھا حصہ تک خونی بھائی کی طرح دینے اور دو بیویوں میں سے ایک کو طلاق دے کر ایثار کرنے کا پیشکش کیا، مگر مہاجرین کی تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کی تھی کہ وہ بازار کا راستہ دریافت کر کے اپنی ذاتی محنت سے کمائی کرنے لگے اور اللہ کی صفت رزّاق کے ذریعہ اپنا حصہ حاصل کرنے کے لئے کسی نے تجارت، کسی نے زراعت، کسی نے گھی اور پنیر جیسی چیز فروخت کر کے اپنا رزق حاصل کیا۔

پھر اللہ نے اپنی صفت رزاق ہی سے ان کو اتنی برکت دی کہ مدینہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے تجارت کا مال سات سو اونٹوں پر آنے لگا، حضرتؓ کے انتقال پر ان کے مال کو تقسیم کے لئے سونے کی اینٹوں کو کلہاڑی سے توڑنا پڑا، اور حضرت عثمان غنیؓ خود مدینہ میں یہودی کا کنواں خرید کر وقف کیا اور اللہ کی صفت ربوبیت کی نقل کی اور جنگ تبوک میں اللہ کی صفت نصیر (مدد کرنے والا) کے نقل میں بہت بڑی مدد کی، مگر کسی سے چندہ مانگنے اور ان کے سہارے زندگی گذارنے پر بوجھ بننا نہیں چاہا، انصار اور مہاجر ایک دوسرے کے بھائیوں سے زیادہ خونی رشتہ نہ رکھنے کے باوجود دوست اور رشتہ داروں کی طرح بن گئے، لیکن کسی صحابیؓ نے راستوں پر کھڑے ہو کر بھیک نہیں مانگی اور نہ کسی سے مدد مانگی بلکہ کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی رب (پرورش کرنے والا) پر بھروسہ کیا۔

انسان کو نیکی کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طاقت دینا اللہ کا بڑا احسان ہے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نہ نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جو بڑا بلند اور عظیم الشان ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کی اللہ کی صفت الھادی کے ذریعہ ایسی تربیت کی کہ وہ جان اور مال اللہ کی محبت میں اللہ کے راستے میں لُٹانے اور اپنی پسندیدہ چیزوں کو اللہ کے لئے فی سبیل اللہ دینے کے لئے تیار ہوجاتے تھے۔

چنانچہ سورۂ ال عمران کی آیت:۹۲ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنفِقُوْا مِن شَیْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ o

ترجمہ: تم نیکی کے مقام تک اس وقت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک ان چیزوں میں سے (اللہ کے لئے) خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں، اور جو کچھ بھی تم خرچ کروگے اللہ اُسے خوب جانتا ہے۔

جب اللہ نے ایمان والوں سے اللہ کے راستے میں مال دینے کے ذریعہ قرض مانگا؛ حالانکہ وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اس کو قرض کی ضرورت ہے، صرف اپنے مفلس بندوں اور اسلام کو خود انسان کی قربانیوں سے مضبوط کرنے کے لئے قرض دینے کو کہا۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ایک صحابی حضرت ابوالدحداحؓ نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا اللہ تعالیٰ ہم سے قرض مانگتے ہیں، حالانکہ وہ قرض سے مستغنی ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندے کو جنت میں داخل کریں گے، یہ سن کر ابوالدحداحؓ نے کہا: یا رسول اللہ! ہاتھ بڑھایئے اور کہا کہ میرے دو باغ ہیں، اس کے سوا میری ملکیت میں کچھ نہیں، میں یہ دونوں باغ اللہ تعالیٰ کو قرض دیتا ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اللہ کے راستے میں وقف کردو، دوسرا اپنے اہل وعیال کی معاشی ضرورت کے لئے باقی رکھو، پھر انہوں نے کہا کہ آپ گواہ رہئے ان دونوں میں بہترین باغ جس میں کھجور کے چھ سو درخت ہیں اس کو میں اللہ کے راستے میں دیتا ہوں، آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے جنت عطا فرمائیں گے، پھر وہ صحابیؓ واپس ہوئے اور باہر ہی سے بیوی کو آواز دی کہ اب اس باغ کو چھوڑ دو! اپنے بچوں کے ساتھ باہر آجاؤ کہ یہ باغ میں نے اپنے رب کو قرض دے دیا ہے، آخرت میں اس کا اجر ملے گا، بیوی نے جب یہ

سنا تو اس نے کہا: اللہ تمہیں اس سودے میں نفع عطا فرمائے اور برکت دے اور اس کو قبول بھی فرمائے، وہ اپنے شوہر کے اس بہترین سودے پر بہت خوش ہوئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس قدر کھجوروں سے لبریز بے شمار درخت اور کشادہ محلات ابوالدحداحؓ کے لئے جنت میں تیار ہیں۔

یہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کی صفت المنان کے انعامات اور احسانات ہیں۔

غلام کی غلطی پر اس کے ساتھ اللہ کی صفات عفو اور المنان کی نقل

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے غلام نے آپ پر گرم گرم شوربہ گرا دیا، آپ نے اس کی طرف غصہ سے دیکھا، تو اس نے کہا: **وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ**، ''اللہ تعالیٰ غصہ کو ضبط کرنے والوں سے محبت کرتا ہے،'' آپ نے یہ سنا تو اُسے اللہ کی صفت رحیم (رحم کرنے والا) کی نقل میں کچھ نہیں کہا، پھر اس نے **وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ** ''اور لوگوں کو معاف کر دینے والوں کو پسند کرتا ہے'' پڑھا، یہ سنا تو اللہ کی صفت عفو کی نقل میں کہا: جا تجھے میں نے معاف کیا، پھر اس نے **وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ o** ''اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے'' پڑھا، یہ سنا تو اللہ کی صفت المنان (احسان کرنے والا) کی نقل میں فرمایا: جا میں نے تجھے آزاد کیا۔

جانوروں پر احسان کرنے سے وہ انسان کے وفادار بن جاتے ہیں مگر انسان اللہ کے احسانات کے باوجود اُس کا بے وفا رہتا ہے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِنَّ الْاِنسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ o** (العادیات:۶) بیشک انسان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔

انسان جنگ کے میدان میں کم عقل گھوڑوں کو اللہ کی پیدا کردہ غذائیں کھلا کر اپنا وفادار بنا لیتا ہے، اور گھوڑا اپنے مجازی مالک کے ساتھ میدان جنگ میں تلواروں، تیروں اور نیزوں کے درمیان تیزی سے غبار اور دھول اڑاتے ہوئے پیروں کی ٹاپ سے چنگاریاں نکالتے ہوئے جان کی پرواہ نہیں کرتا، منہ موڑ کر واپس نہیں بھاگ جاتا اور نہ مالک کو پیٹھ پر

سے پٹخ دیتا ہے، بلکہ مالک کے ساتھ دشمن کے سامنے زخمی ہوتا، کٹ جاتا، مر جاتا اور جان دے دیتا ہے، یہ جذبہ اس میں جو پیدا ہوتا ہے وہ صرف اللہ کی پیدا کردہ چنا، گھاس اور پانی اس کے سامنے ہر روز ڈالنے سے وفادار بنتا ہے جبکہ انسان ان چیزوں کا پیدا کرنے والا حقیقی مالک نہیں ہے، لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ وہ گھوڑوں کی اس وفاداری سے کچھ بھی عبرت حاصل نہیں کرتا، بے شک انسان بڑا ناشکرا ہے، یہ انسانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ وہ جانوروں کو ان کا فرمانبردار بنا دیتا ہے۔

اللہ، بچہ کی پرورش کے لئے جانداروں میں محبت ڈال کر احسان عظیم کرتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنی صفت الودود کا ہلکا سا نمونہ بچے کی پرورش کے لئے ماں باپ میں ڈال کر احسان عظیم کرتا ہے، جس کی وجہ سے بچہ آرام اور لاڈ پیار کے ساتھ پرورش پاتا ہے، اور خاص طور پر ماں بچے کے لئے زبردست تکلیف اٹھاتی ہے اور اپنا آرام قربان کر دیتی ہے، جانور تو جانور انسان بھی اپنے معصوم بچوں کے نظر نہ آنے پر بے چین ہو جاتے ہیں، اگر بچہ معذور ہو، لنگڑا یا لولا ہو، گونگا یا بہرا یا دیوانہ ہو، تب کوئی یہ کہے کہ اس بچے کے بجائے یہ دوسرا صحت مند اعضاء والا خوبصورت بچہ لے لو تو کوئی ماں بھی اپنے معذور اور دیوانے بچے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتی، اور اگر ماں دیوانی ہو یا جاہل اور سخت مزاج ہو تب بھی بچہ کسی دوسری عورت کے پاس سکون نہیں پاتا، یہ انسانوں پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے، وہ مچھلی، مچھر اور مکھی کے بچوں کی طرح انسان کے بچے کو ماں باپ سے علاحدہ نہیں کر دیتا۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر ختم نبوت کے بعد امت مسلمہ پر کارِ نبوت کی ذمہ داری ڈال کر بہت بڑا احسان فرمایا

رسول اللہ ﷺ پر ختم نبوت کے بعد کسی نئے نبی کو نہ بھیج کر امت مسلمہ کو رسالت کے کام کی ذمہ داری دے کر احسان عظیم کیا، جس کی وجہ سے امت مسلمہ کا ہر فرد دنیا کے ہر علاقہ میں قول و فعل سے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق دعوت الی اللہ کی ذمہ داری ادا کر سکتا ہے، اور معروف و منکر کے ذریعہ اصلاحِ امت کر سکتا ہے اور آخرت میں بڑے

بڑے درجات حاصل کرسکتا ہے۔

پھر اللہ نے یہ بھی احسانِ عظیم کیا کہ دنیا میں ایک امتی اپنے مقام سے انٹرنیٹ‘ ٹی وی‘ پرنٹ میڈیا کا استعمال کر کے لٹریچر کے ذریعہ یا یوٹیوب کے ذریعہ دعوتِ دین‘ ساری دنیا میں اپنی اپنی زبانوں میں دے سکتا ہے، یہ سہولتیں پچھلی قوموں اور نبیوں کو حاصل نہیں تھیں، دوسری قوموں کو یہ مقام اور اعزاز بھی نہیں ملا، گویا امت مسلمہ قول اور فعل کے ساتھ اپنے پیغمبر کی اتباع میں چلتی پھرتی قرآن کی مثال بن سکتی ہے، دوسرے انسانوں کو ہدایت ورہنمائی کی طرف بلاسکتی ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مرنے کے بعد پورا پورا اجروثواب دینے کے لئے اپنے فیصلے کو قیامت کے دن مقرر کیا ہے۔

کتے پر احسان کرنے سے وہ انسان کا دیوانہ بن جاتا ہے

حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ راستے سے جارہے تھے، اتفاق سے ان کا پیر ایک کتّے کو لگ گیا، اس کتے سے فوراً کہا: اے کتے! میں معافی چاہتا ہوں، تجھے میرا پیر لگ گیا، پھر وہ کتے ہی کی زبان میں جواب لکھتے ہیں کہ کتے نے کہا: مجھ سے معافی کیوں مانگ رہے ہو، مجھے ہر روز انسان لاتیں مارتے، دھتکارتے، جھڑکتے اور بھگادیتے ہیں، تو پھر انہوں نے کہا: نہیں نہیں! تم مجھ سے بہتر ہو، تم جس کا کھاتے، جس کے گھر میں رہتے ہو‘ جو تمہاری دیکھ بھال کرتا ہے اس کو تم اچھی طرح پہچانتے ہو اور اس سے محبت کرتے ہو‘ وہ باہر چلا جائے تو اس کے ساتھ چلنے کی ضد کرتے ہو اور اگر وہ نہ لیجائے تو تم اس کے دروازے پر انتظار میں بیٹھے رہتے ہو، وہ اگر تمہیں سامنے انسانوں کے مجمع میں سے پکارے تو تم مالک کی آواز پر دوڑتے ہو اور اس کو ڈھونڈ کر اس کے پیروں میں دم ہلاتے ہوئے لوٹتے ہو، تم مجھ سے بہتر ہو اس لئے کہ میں جس کا کھاتا ہوں، جس کے گھر میں رہتا ہوں‘ جس کی نعمتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاتا ہوں‘ نہ اس کو صحیح پہچانتا ہوں‘ نہ اس کے لئے تڑپتا ہوں‘ نہ اس سے جیسی محبت کرنی ہے ویسی محبت کرتا ہوں، نہ اس کا میں وفادار ہوں، اس لئے تم مجھ سے بہتر ہو۔

☆☆☆☆☆